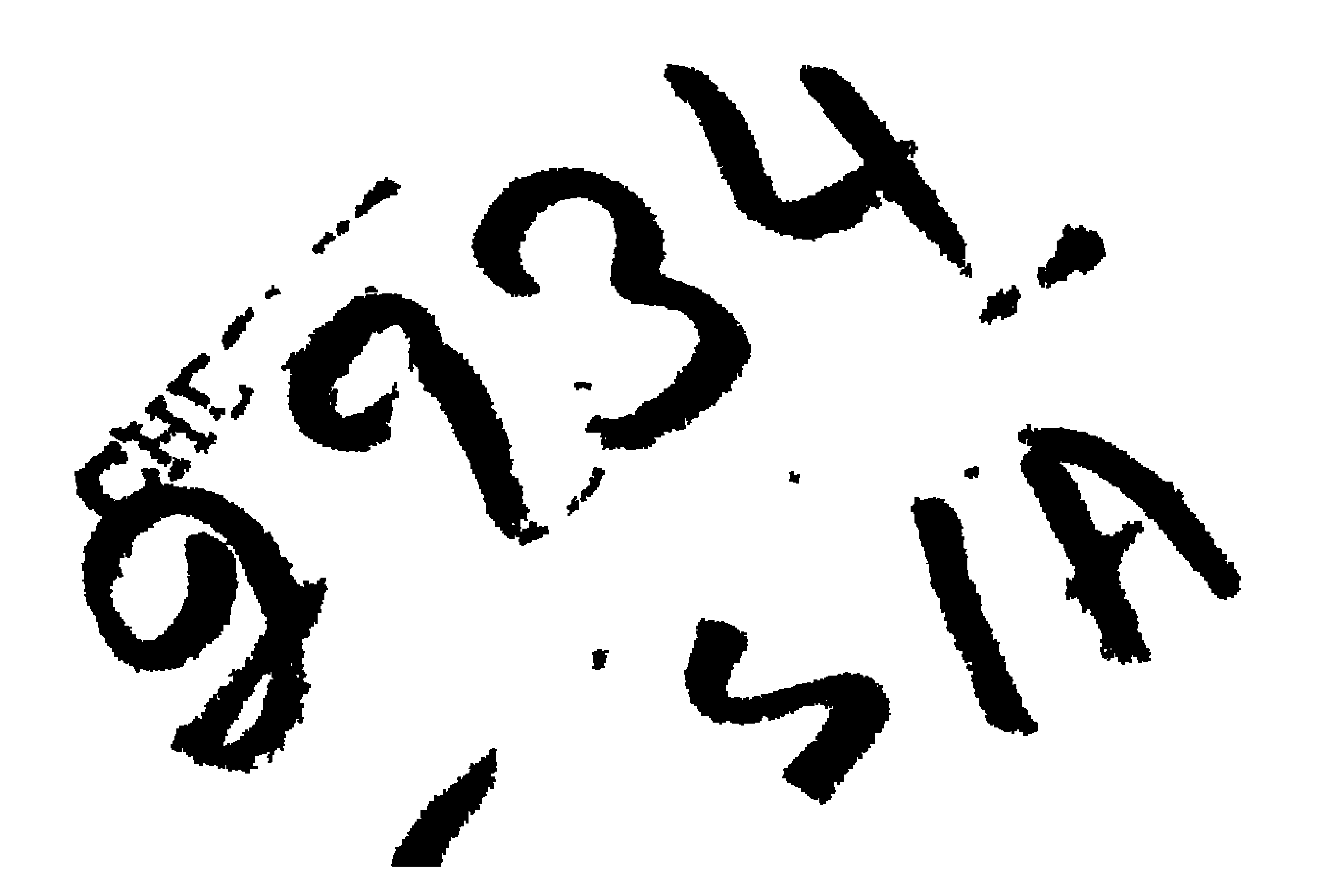


الملك العادل والسلطان الباذل نظام الملك آصفجاه

خلد الله ملكه وحماه ووقاه من كل ما يخشاه وأعطاه كل ما يتمناه

هذه

القصيدة

أنشأها

الحكيم محمد عباس بمدح ويهنئه بعيد الميلاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نارُ الصبابةِ لا یُطاقُ لظاها ۔ فاسئل اوائلها تُنبّیك اُخراها

آتشِ عشق کے شعلہ کا تحمل نہین ہو سکتا ۔ پس اُسکی شرارونکا حال اُنکی ابتدا [illegible]

لا تَصبُونَّ اِلى الدُّمى فكباحثٍ ۔ عن حتفِهِ بالظِّلفِ مَن یَهویها

ہرگز نہ مائل ہونا بتونکی طرف ورنہ مثل اُس گوسفند کے ہو[1] ۔ جو اپنے کُھر سے اپنی موت کو تفتیش کرے وہ شخص جو اُن سے محبت کرے

أتَرى تعودُ لكَ من سباسبِ وُدِّها ۔ مِن بعدِ ما بلغَ السیولُ زُباها[2]

آیا کیا تمہین امید ہے کہ اِن بتون کے دشت محبت سے واپس ہو سکو گے ۔ بعد ازانکہ سیلاب اِس دشت کی بلندیون تک پہنچ جائے

كلّا وربِّ الرّاقصاتِ اِلى مِنًى ۔ لا یَنجُونَّ مِنَ الرَّدى مَن تاهَا

ہرگز ایسا نہین ہو سکتا اُن اونٹنیون کے رب کی قسم جو رقص کرتے ہوئے منا کی طرف جاتے ہین۔ ۔ لابد ہلاکت سے نہ بچیگا وہ شخص جو اِس دشت مین سرگردان ہو گیا ہے

[1] یہ مثل ہے۔ اور تفصیل یہ ہے کہ ایک شخص نے گوسفند ذبح کرنا چاہا مگر چھری پاس نہ تھی جس مقام پر کہ ذبح کے واسطے لٹایا تھا گوسفند نے اپنے کھر سے زمین کھود دی اور اُسمین ایک چھری دکھائی دی اُس شخص نے وہی چھری نکالکر گوسفند کو ذبح کیا اُسوقت سے یہ مثل ہو گئی کہ جو شخص اپنی ہلاکت کا سبب خود ہو اُسکو اُسی گوسفند سے تشبیہ دیتے ہین"

[2] یہ بھی ایک مثل ہے۔ جب کار از دست رفتہ ہو جائے اُسوقت کہتے ہین بلغ السیل الزبی یعنی اب نجات محال ہے اسواسطے کہ بلند مقامات تک سیلاب پہونچ چکا جسطرح ہمارے محاورہ مین (سر سے پانی اونچا ہو گیا) کہتے ہین۔

فَلَكَمْ عَمِيدٍ تَيَّمَتْهُ خَرِيدَةٌ ۔ عَذْرَاءُ تَخْتَلِبُ الْأَنَامَ نُهَاهَا

پس یقیناً بہت سے عاشق ہیں جنکو اپنا اسیر کر لیا ہے ایسے زنِ شرمگین نے ۔ جو باکرہ ہے اور اپنی باتوں نے خلق کے عقول کو فریب دیتی ہے

حَلَفَتْ لَهُ أَنْ لَا تَمِيلَ لِغَيْرِهِ ۔ عَنْ حُبِّهِ وَإِنِ الْحِمَامُ دَهَاهَا

اُس نے قسم کھائی عاشق سے اس امر پر کہ سوا اُسکے اور کسی طرف مائل نہ ہوگی ۔ اور اُسکی محبت کو ترک نہ کریگی اگرچہ اُسکی محبت کے سبب سے دفعۃً موت آجائے

فَغَدَا يَفِي بِعُهُودِهَا كَسَمَوْأَلٍ[۱] ۔ وَبِكُلِّ مَا مَلَكَتْ يَدَاهُ فَدَاهَا

پس وہ عاشق وفا کرتا رہا اُسکے عہدوں سے سموأل کے مثل ۔ اور جو کچھ کہ اُسکا ملک تھا سب اُسپر فدا کر دیا۔

قَلَبَتْ لَهُ ظَهْرَ الْمِجَنِّ[۲] وَأَصْبَحَتْ ۔ عُرْقُوبَ يَثْرِبَ[۳] حِينَمَا اسْتَوْسَاهَا

اُلٹ دیا اُسی عورت نے اُسی عاشق کے واسطے پشتِ سپر کو اور ہو گئی ۔ عرقوبِ یثرب جس وقت کہ عاشق نے اُس سے مدد چاہی۔

۱ سموأل بن عادیا ایک شخص یہودی تھا اُسکی مختصر حکایت یہ ہے کہ امرأالقیس نے چند زرہیں اُسکے پاس امانت رکھوائی تھیں - پادشاہِ شام نے چاہا کسیطرح وہ زرہیں لیلے اور بہت کوشش کی اور سموأل سے کہا کہ اگر نہ دیگا تو تیرے فرزند کو تیرے سامنے ذبح کرونگا۔ اُسنے جواب دیا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے کر مگر زرہیں نہ دونگا اسلئے کہ امانت ہیں پادشاہ کو غصہ آیا اور اُسکے فرزند کو اُسکے سامنے ذبح کیا مگر اُسنے زرہیں نہ دیں بعد ایک مدت کے امرأالقیس کے وارثوں کو سپرد کیں اُسوقت سے اُسکی وفا ضرب المثل ہو گئی -۱۲

۲ قواعدِ عرب میں سے ہے کہ جب دوستانہ کسی کے پاس جاتے ہیں تو پشتِ سپر اپنی طرف کرتے ہیں اور جب دشمنی اور مخاصمت مقصود ہوتی ہے تو پشتِ سپر دوسرے کی طرف کرتے ہیں لہذا پشتِ سپر کے اُلٹ دینے سے مراد یہ ہے کہ جو بظاہر وفادار اور دوست معلوم ہوتا تھا وہی بیوفا ہو گیا اور دشمنی ظاہر کی ۱۲

۳ عرقوب ایک شخص ساکنِ یثرب تھا جسکا مثل و نظیر کذب و خلفِ وعدہ میں اُسکے زمانے میں کوئی نہ تھا ایک شخص نے اُس سے سوال کیا کہا جب میرے خرمہ کے درخت میں شگوفے آئینگے جب شگوفے نکلے پھر وعدہ کیا کہ جب غنچے لگینگے جب غنچے لگے کہا جب اُن میں کچھ سختی آویگی جب کچھ سختی آئی کہا جب یہ بالکل پختہ ہو کر رطب ہو جائینگے جب رطب ہو گئے کہا جب خشکی آکر تمر ہو جائینگے جب تمر ہو گئے راتوں رات اُنکو توڑ لیا اور سائل کو مطلق کچھ کسیوقت نہ دیا جب سے اُسکا خلفِ وعدہ ضرب المثل ہو گیا ۱۲

اَلمَطلَعُ الثّانِي

بَيضاءُ تَحكِي الشَّمسَ فِي ضُحاها — وَأَثِيثُها اللَّيلُ إِذا يَغشاها

ایسی گوری ہے کہ آفتاب وقت چاشت کا مقابلہ کرتی ہے۔ — اور گھنے بال اُسکے جب اُسکے منھ پر آجاتے ہیں مثل شب کے معلوم ہوتے ہیں

دَعجاءُ لَعساءُ المَراشِفِ ظَبيَةٌ — تُزرِي عَلى مُقَلِ المَها عَيناها

فراخ و سیاہ چشم سرخ لب مائل بسیاہی ایسی ہرنی ہے۔ — کہ آنکھیں اُسکی گاوان وحشی کی آنکھوں کو شرمندہ کرتی ہیں۔

غَيداءُ لَو ماسَت لَمادَت كَالقَنا — حَتّى إِذا هَبَّ النَّسِيمُ ثَناها

ایسی نازک اندام ہے کہ اگر بناز چلتی ہے تو مثل نیزوں کے لچکتی ہے — حتی کہ اگر نرم ہوا بھی اُسکو لگجاتی ہے تو دوہرا کر دیتی ہے۔

حَوراءُ لَو راشَقَتِ الكُماةَ بِمُقلَةٍ — أَعيَى الأُساةَ جَمِيعَها كَلماها

سیاہ چشم ہے کہ دلیروں کو ایسی آنکھ سے تیر مارتی ہے — جسکے زخمیوں نے کل جراحوں کو عاجز کر دیا ہے۔

أَحسِن بِغانِيَةٍ كَفاها مَبسِمٌ — أَضحى يَزِينُ رِياشَها وَحُلاها

کسقدر حسین ہے وہ حسین جو اپنی حسن کے سبب سے کل زیوروں سے مستغنی ہے اور اُسکی کفایت کی ہے ایسے حسن نے۔ — جو اُسکے عمدہ اور نفیس ملبوسوں اور زیوروں کو زینت دیتا ہے۔

أَعجِب بِها بِما يَصِيدُ ضَياغِما — صَيدَ اللُّيُوثِ الأُدمَ فِي مَرعاها

کسقدر عجیب ہے وہی حسین کہ سیدہ ہرن ہے جو شیروں کا شکار کرتا ہے — جسطرح کہ شیر سیدہ ہرنوں کا شکار کرتے ہیں اُنکے چراگاہ میں۔

بَرَقَت عَوارِضُها كَبَرقٍ خُلَّبٍ — حِينَ افتِرارٍ بِالظَّلامِ جَلاها

اُسکے دانت مثل برق بے باران کے چمکتے ہیں۔ — جو وقت کہ تبسم تاریکی میں آنکھ کھولدیتا ہے۔

طوراً تعلل بالوعود وتارةً ‏ تردي متيمها بصرم هواها

کبھی تسکین دیتی ہے اپنے عاشق کو وعدوں سے اور کبھی ‏ ہلاک کر دیتی ہے اپنے اسیر کو قطع محبت سے۔

كيف المزار ودارها ممنوعة ‏ شوس الفوارس أكرموا مثواها

کس طرح ملاقات ہو سکتی ہے ایسی حالت میں کہ اس کا مکان محفوظ ہے ‏ ایسے تند خو اور ترش رو سواروں سے جنہوں نے اسکے خوابگاہ کا اکرام کیا

من ذا الذي يبغي اللقاء ودونها ‏ أسد بواسل تمنعن حماها

کون شخص ایسا ہے جو اسکے دیدار کی ہوس کرے حالانکہ اس کے گرد ‏ شیر ہیں بہادر جو اسکے خانہ باغ کی حفاظت کرتے ہیں۔

وعوامل خطية وصوارم ‏ هندية [illegible] ظباها

اور حائل ہیں لچکتے ہوئے خط کے نیزے اور برّاں تلواریں ‏ ہند کی جو چمک رہی ہیں اور انکی باڑھیں تیز کی گئی ہیں۔

وشواهق قد رسخت بمهامه ‏ [illegible] تضل بها السبيل قطاها

اور بلند پہاڑ جو زمین میں نصب کئے گئے ہیں درمیان بیابان ‏ [illegible] گیا جنمیں سالہ قطا راہ بھول جاتا ہے

له قطا ایک جانور ہے جو راہ نہ بھولنے میں ضرب المثل ہے

المطلع الثالث

عوجا بنا [illegible] هدها [illegible] ‏ [illegible] وودق فا[illegible] سيماها

اے دونوں دوستو میرے قیام کرو ان مکانات میں جن کو تور کر دیا ہے اور [illegible] کر دیا ہے ‏ اور مینوں اور بارش تند [illegible] ان کے نشان مٹ گئے۔

وقفا المطايا صاحبي بربوعها ‏ واستنبآها أين سار [illegible]ها

اور اے میرے اصحاب شتران سواری کو انہیں مکانوں میں ٹھہرا لو ‏ اور دریافت کرو انسے کہ انکے [illegible] کہاں چلے گئے۔

أين الجواب ومن راح عنها اهلها — فصبحها اقوى كذا مشتاها

کہانسے جواب لیگا حالانکہ باشندگان مکان سفر کر گئے ہیں — [illegible] دوسرا کے رہنے کے [illegible]

طال الثواء بدارة قد اصبحت — قفرا [illegible] تحملت سلماها

دیر سے ایسے مکان میں قیام ہر جو ہو گیا ہے۔ — [illegible] مکان سے سلمیٰ نے کوچ کیا ہے۔

لم تبق منها الرامسات لناشد — الا [illegible] دمنة بفناها

کوئی چیز اس مکان میں آندھیوں نے باقی نہیں رکھی کہ تلاش کرنے والا [illegible] — [illegible] جو [illegible] کے صحن میں [illegible] ہیں۔

امسیت ذا بانة [illegible] عدا بهم — اطوی الفلاة [illegible] وهضابها

جس وقت وہ حبیبہ جدا ہو گئی میں در بدر سرگرداں ہو کر — قطع کرتا تھا جنگل کے پستیوں اور بلندیوں کو۔

فاذا رأيت حمامة [illegible] — باطايب الالحان في جرعاها

پس اسی دشت نوردی کی حالت میں ایک کبوتری دیکھی جو [illegible] — بہت دلچسپ آوازوں سے اپنی سنگستان میں۔

فوقفت اسئلها عن الطرب الذي — نحو الترنم والهدير حداها

پس میں کھڑے ہو کر اس سے پوچھنا شروع کیا اس خوشی کا حال — جو اسکو اس ترانہ اور خوش آوازی کا سبب ہوئی۔

قالت اما تدري بعيد قد اتى — فقدوم سلب القلوب اساها

اس نے جواب دیا کیا تجھکو اس عید کی خبر نہیں جو عنقریب آتی ہے — پس اسکے [illegible] نے دلوں کے رنج و دور کیا۔

هلا ولجت حديقة ملكية — غلباء ذات جداول فتريها

تو شاہی باغ (یعنی باغ عامہ) میں کیوں نہیں گیا۔ — جسمیں گنجان درخت اور چھوٹی نہریں ہیں پس اگر جاتا تو دیکھتا

أَشْجَارُهَا قَدْ أَثْمَرَتْ وَقُطُوفُهَا ‏ ‏ ‏ ‏ قَدْ أَيْنَعَتْ وَدَنَتْ فَأَدْنَاهَا

کہ اسکے درخت پھلے ہین اور میوے اُسکے ‏ ‏ ‏ ‏ لاریب پختہ ہو گئے ہین اور جھک آئے ہین پس بہت نزدیک ہو گئے ہین۔

أَمْسَتْ بَسَابِسُهَا تَرُوقُ لِخُضْرَةٍ ‏ ‏ ‏ ‏ إِذْ صَابَهَا وَبْلُ الْحَيَا فَسَقَاهَا

اُس ان کے میدان بسبب سبزی کے تمکو اچھے معلوم ہونگے ‏ ‏ ‏ ‏ اسواسطے کہ اسپر باران بزرگ قطرہ برسا ہے پس اُسے سیراب کیا ہے

وَكَذَا رِيَاضٌ زُخْرِفَتْ جَنَّاتُهَا ‏ ‏ ‏ ‏ وَكَذَا حِيَاضٌ أُتْرِعَتْ بِجَدَاهَا

اور اسیطرح اچھے معلوم ہونگے وہ مرغزار جنکے بوستان مزین کئے گئے ہین ‏ ‏ ‏ ‏ اور اسیطرح وہ حوض جو آب باران سے پر کئے گئے ہین۔

وَكَذَا خَمَائِلُ إِذْ تَبَسَّمَ زَهْرُهَا ‏ ‏ ‏ ‏ نَفَحَتْ أَرَائِجُهَا وَطَابَ شَذَاهَا

اور اسیطرح سے گنجان شاخین جسوقت انکی کلیان کھلین ‏ ‏ ‏ ‏ خوشبوئیان اُنکی پھیل گئین اور پاکیزہ ہوئی خوشبو اُسکی

وَكَذَا بَلَابِلُ رَجَّعَتْ أَصْوَاتَهَا ‏ ‏ ‏ ‏ فَكَأَنَّ وَجْدَ الْمُسْتَهَامِ عَرَاهَا

اور اسیطرح اچھی معلوم ہونگی وہ بلبلین جو اپنی آواز مین ترجیع کرتی ہین ‏ ‏ ‏ ‏ پس گویا کہ کسی عاشق کا وجد اُنکو لاحق ہوا ہے۔

وَكَذَا الْقَنَادِيلُ الَّتِي قَدْ عُلِّقَتْ ‏ ‏ ‏ ‏ فِيهَا فَأَزْرَى بِالنُّجُومِ ضِيَاهَا

اور اسیطرح وہ قندیلین جو انمین لٹکائی گئی ہین۔ ‏ ‏ ‏ ‏ اُس باغ مین پس اُنکی روشنی نے تارونکو شرمندہ کردیا ہے۔

فَهُنَاكَ نَاشَدْتُ الْحَمَامَةَ بِالَّذِي ‏ ‏ ‏ ‏ تَهْوَاهُ وَاسْتَفْسَرْتُ عَنْ بُشْرَاهَا

پس اُسوقت قسم دی مینے کبوتری کو اُسکی جسکو۔ ‏ ‏ ‏ ‏ وہ دوست رکھتی ہے اور اُسکی خوشخبری کا حال دریافت کیا۔

فَتَرَنَّمَتْ بِقَصِيدَةٍ أَلْفَاظُهَا ‏ ‏ ‏ ‏ تَحْكِي الزُّلَالَ وَرَائِقٌ مَعْنَاهَا

پس میرے جواب مین اُسنے ایسا قصیدہ گایا جسکے الفاظ ‏ ‏ ‏ ‏ مثل آب شیرین و خوشگوار کے ہین اور معنی خوش آیند ہین۔

اَلْمَطْلَعُ الرَّابِعُ

طُوْبیٰ لَکُمْ یَا اَهْلَ مِلَّةِ طٰهٰ — لَیْلٌ بِهٖ مِیْلَادُ اٰصِفْجَاهَا

مبارک ہو تمکو اے اہل ملت حضرت خاتم الانبیا صلعم — وہ شب مسعود جسمین آصفجاہ خلد اللہ ملکہ پیدا ہوئے

بِاللَّیْلَةِ شَرُفَتْ بِهَا شَمْسُ الضُّحیٰ — فَشُرُوْقُهَا عَنْهَا اَمَاطَ دُجَاهَا

کسقدر عجیب ہے وہ شب جسمین طلوع کیا آفتاب وقت چاشت نے — پس اسکے طلوع نے تاریکی شب کو دور کر دیا۔

اِبْنُ الْوَغیٰ وَاَبُو الْعُلیٰ وَاَخُو الْحِجیٰ — کَهْفُ الْبَرَایَا غَوْثُهَا مَاوَاهَا

بہت شجاع اور بڑے عالیمرتبہ اور بہت صاحب عقل — اور خلق کے واسطے پناہ اور فریادرس اور جائے امن ہیں

اَکْرِمْ بِهٖ مَلِکًا لِخِیْفَةِ عَدْلِهٖ — غُلْبُ الضَّرَاغِمِ لَا تَصِیْدُ شِیَاهَا

کسقدر مکرم ہیں وہی بادشاہ کہ جنکے عدل کے خوف سے — شیران سطبر گردن بکریون کا شکار نہین کرتے

ذُوْ عِزَّةٍ تَقَاعَسَ سَامِیَةُ الذُّریٰ — مِنْ دُوْنِهَا تَضَعُ الْعُتَاةُ جِبَاهَا

صاحب ایسے عزت بزرگ کے ہیں جسکے چوٹیان مثل پہاڑ کے بلند ہیں — اور اُنکے سامنے سرکشان روزگار اپنی پیشانیان نیچی کرتی ہیں

لَیْثٌ یَخُوْضُ خِلَالَ السُّمْرِ شُرَّعٍ — یَوْمَ الْوَدیٰ خَوْضَ الْاُسُوْدِ شَرَاهَا

ایسے شیر دلیر ہیں کہ اطراف مبارک چلے جاتے ہیں اُن نیزوں میں جو بلند کیے گئے — بروز جنگ جسطرح کہ شیر اپنی نیستان میں چلے جاتے ہیں

طَعَّانُ فُرْسَانٍ بِعَضْبٍ مُقَصَّلٍ — فِیْ کُلِّ حَرْبٍ حَیْثُ دَارَ رَحَاهَا

بہت بڑی پیس ڈالنے والی سوارونکی ہیں صیقل کی ہوئی تیز تلوار سے — ہر لڑائی میں جس جگہہ حرب کی چکی چلے۔

لَوْ خَاضَ فِي نَقْعِ الْكَرِيهَةِ لَمْ يَأْبَ — حَتَّى يُرَوِّيَ بِالدِّمَاءِ ثَرَاهَا

اگر در آوین لڑائی کے غبار مین تو واپس نہون۔ — جب تک کہ اُسکے زمین کو خونہا عدا سے سیراب کردین

وَإِذَا نَظَرْتَ إِلَى عَزَائِمِهِ الَّتِي — تَمْضِي كَبَتْرٍ قُلْتَ مَا أَمْضَاهَا

اور جسوقت کہ تم دیکھو انکے قصدون کی طرف جو — مثل تیز تلوار کے رکتی نہین ہین تو تعجب سے کہوگے کہ کسقدر گذرنیوالی ہین

غَشِيَ الْأَدَانِيَ وَالْأَقَاصِيَ طَوْلُهُ — كَالشَّمْسِ قَدْ عَمَّ الْبِلَادَ سَنَاهَا

انکی بخشش نے گھیر لیا ہے اُن لوگونکو جو قریب ہین اور انکو جو بعید ہین — آفتاب کے مثل کہ اُسکا نور کل بلاد تک پہنچتا ہے

لَا تَبْرَحُ الْعَلْيَاءُ سَاحَةَ رَبْعِهِ — فَكَأَنَّهَا أَلْقَتْ لَدَيْهِ عَصَاهَا

نہین ہٹتی ہے بزرگی انکی مکان کے صحن سے۔ — پس گویا کہ اُسنے اپنا عصاے سفر انکے پاس ڈالدیا ہے۔

قَدْ سِيطَ مِنْ دَمِهِ السَّمَاحَةُ وَالنَّدَى — فَلِذَاكَ أَمْسَى فِي الْوَرَى أَنْدَاهَا

یقیناً انکی سرشت مین جوانمردی اور سخاوت داخل ہے — پس اسیوجہ سے زمانہ مین سب سے زیادہ سخی وہی ہین۔

هَطَلَتْ يَدَاهُ بِأَنْعُمٍ إِذَا مَحَلَتْ — فَتَرَى بِغَيْثِ نَوَالِهِ سُقْيَاهَا

انکے ہاتھ نعمتین برساتے ہین جب خلایق خشک سالی مین مبتلا ہو — پس انکی بخشش کی بارش سے خلقت سیراب ہو جاتی ہے

مَا ذَاكَ إِلَّا مِنْ سُلَالَةِ مَعْشَرٍ — غَاذِيهِمْ بِالْمَكْرُمَاتِ غَذَاهَا

یہ بادشاہ اولاد مین اُن سلاطین کے ہین۔ — جنکو انکے غذا دینے والے نے بزرگیونکی غذا دی ہے۔

بِيضُ الْوُجُوهِ تَهَلَّلَتْ أَحْسَابُهُمْ — كَتَهَلُّلِ الْأَسْيَافِ فِي هَيْجَاهَا

چہرے اُن سلاطین کے چمکتے ہین اور حسب اُنکا ایسے تابان ہین — جسطرح اُنکی تلوارین اُنکی کارزار مین چمکتی ہین۔

شم الانوف لهم معالٍ جمة — مثل الرواسي الشامخات ذراها

ناکین انکی اونچی ہیں اور انکے لئے ایسی بہت سی بزرگیاں ہیں — جنکی بلندیاں مثل اونچی بزرگ پہاڑون کے ہیں۔

كانوا يخوضون المنايا بجدة — اذ سال اودية الوغى بعداها

غوطہ زن ہوتی تھی موتون میں دلیری سے۔۔ — جسوقت کہ لڑائی کے جنگلون میں انکی دشمنون کی بہیا آتی تھی

وكذاك يكفون اللتيا والتي — مرهون خطب حينما استكفاها

اور اسیطرح کفایت کرتی تھی چھوٹی اور بڑی مصیبت میں — اسیر مصیبت کے جسوقت اُسنے کفایت چاہی۔

لم يمدح الشعراء الا بعدما — كرم الامير الى المديح دعاها

اس بادشاہ کی مدح نہیں کی شعرا نے مگر بعد ازانکہ — کرم امیر انکو مدح کرنے کا باعث ہوا۔

والله يعلم حيث يجعل حكمة — امر الامارة نعم من يوتاها

اور خدا جانتا ہے جس جگہہ قرار دیتا ہے حکمت بالغہ سے — امر امارت کو کیا اچھا ہے وہ شخص جسکو یہ نعمت دیگا

هنيته ببلوغه في عيشة — تلك السنين فثم ادعوا الٰهها

انہیں سلطان کو میں نے مبارکباد دی اس امر کی کہ پسندیدہ زندگی میں پہونچی — ان سالون یعنی تینتیس ۳۳ سال تک پس اسوقت دعا کرتا ہون خدا سے

يا رب اتِ مواهبا مرضية — وسوابغ الالاء اصفجاها

خداوندا عطا فرما اچھی اور عمدہ نعمتین — — اور کامل بخششین حضرت آصفجاہ خلد اللہ ملکہ کو

واتح له ما يبتغيه وهب له — عمرا طويلا والعلى والجاها

اور مہیا کر انکے واسطے جو کچھ وہ چاہتے ہیں اور دے انکو — عمر طویل اور بزرگی اور جاہ

وافتح له فتحاً قريباً وارعه
اور دروازے رحمت انکے واسطے جلد کھول اور انکی محافظت کر

من كل بائقة يخاف أذاها
ان سب آفات سے جنکی اذیت کا خوف کیا جاتا ہے۔

واخذل أعاديه وخلد ملكه
اور انکے دشمنوں کو مخذول کر اور انکے ملک کو ہمیشہ رکھ

وأفض عليه طوائلاً يرضاها
اور وہ نعمتیں انکو دے جنکو وہ اپنے واسطے پسند کرتے ہیں

لا زال تعقد كل حول عقدة
ہمیشہ ہر سال سالگرہ ہوا کرے۔

باليمن ما لم يستحل احصاها
برکت کے ساتھ جبتک کہ شمار گرہوں کا محال نہو جاے

ما غنت الورقاء في روضاتها
جبتک کہ بلبل اپنے باغوں میں چہکتی رہے

أو فاح من أنوارها رياها
[illegible]

مطبوعہ مطبع رحمانی واقع بارہ دری نواب مختار الملک مرحوم